بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرکارﷺ کی صورت سے اگر پیار ہے تم کو
رخسار پہ سنت کو سجا کیوں نہیں لیتے
اگر داڑھی کے رکھ لینے سے چہرہ بد نما لگتا
تو پھر داڑھی مرے سرکارﷺ کی سنت نہیں ہوتی

داڑھی اور مونچھوں کا حکم

مع ٹخنے کھلے رکھنے کا حکم

از

حضرۃ مولانا مفتی **احمد ممتاز** صاحب دامت برکاتہم

تلمیذ رشید

حضرۃ اقدس مفتی اعظم حضرۃ مولانا مفتی **رشید احمد** صاحب نور اللہ مرقدہ

خلیفہ مجاز

حضرۃ اقدس عارف باللہ مولانا شاہ **حکیم محمد اختر** صاحب دامت برکاتہم

جامعۃ الخلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم

مدنی کالونی، گریکس ماری پور، ہاکس بے روڈ، کراچی

فون: 021-32352200 موبائل: 0333-2226051

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم : کل امتی یدخلون الجنة الا من ابی قیل : و من ابی قال: من اطاعنی دخل الجنة و من عصانی فقد ابی

(رواہ البخاری)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ''میری پوری کی پوری اُمت جنت میں جائے گی مگر جس نے انکار کیا، کہا گیا اور کس نے انکار کیا؟ فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا''۔

﴿ڈاڑھی اور مونچھوں کا شرعی حکم﴾

السؤال : ﴿١﴾ ڈاڑھی رکھنے کا کیا حکم ہے؟ کیا اس کو منڈانا یا ایک مٹھی سے کم کرنا جائز ہے؟

﴿٢﴾ ڈاڑھی کی حد کیا ہے؟ کیا ریش بچہ ڈاڑھی میں داخل ہے؟اور حلق کے بالوں کا کیا حکم ہے؟

﴿٣﴾ مونچھوں کی جائز اور ناجائز صورت کیا ہے؟

سائل : امجد، اختر کالونی، کراچی۔ ....

﴿ الجواب باسم ملهم الصواب ﴾

﴿۱﴾ تینوں طرف سے ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے، اس کا منڈانا اور ایک مٹھی سے کم کرنا دونوں حرام اور گناہِ کبیرہ ہیں، بلکہ دو وجہ سے دوسرے کئی کبائر سے بڑھ کر کبیرہ گناہ ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ یہ علانیہ گناہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **کل أمتی معافی الا المجاھرین (البخاری)** ''میری پوری امت لائقِ عفو ہے مگر علانیہ گناہ کرنے والے لائق عفو نہیں''۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ڈاڑھی منڈانے اور کٹانے کا گناہ ہمیشہ رات دن ساتھ رہتا ہے یہاں تک کہ نماز پڑھ رہا ہے تو بھی یہ گناہ ساتھ ہے تلاوت و ذکر کر رہا ہے تو بھی ساتھ، سو رہا ہے تو بھی ساتھ، غرض یہ چوبیس گھنٹے ہر حال میں نافرمان ہے۔

حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں: ڈاڑھی کی حدِ شرعی ایک قبضہ ہے، امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب الآثار میں سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے اور فتح القدیر اور درِمختار وغیرہ کتب فقہ میں لکھا ہے کہ ایک مشت تک پہنچنے سے پہلے کاٹنا یا کاٹ کر ایک مشت سے کم کرالینا کسی کے نزدیک بھی مباح نہیں، کسی نے اس کو مباح قرار نہیں دیا۔ یہ اجماع کے درجے میں ہے۔ (فتاوی محمودیہ ۱/۲٦۵)

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں: باجماعِ اُمت ڈاڑھی منڈانا حرام ہے، اسی طرح ایک قبضہ (مٹھی) سے کم ہونے کی صورت میں کتروانا بھی حرام ہے۔ (ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ) حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ کا اس پر اتفاق ہے۔

امام ابن ہمام، علامہ حصکفی وعلامہ ابن عابدین رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

و یحرم علی الرجل قطع لحیته الخ. و أما الأخذ منها و هی ما دون القبضة کما یفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال فلم یبحه احد

(فتح القدیر ، الدر المختار وغیرهما)

حرام ہے ڈاڑھی کاٹنا (یعنی منڈانا) اوراس حال میں کہ ایک مٹھی سے کم ہو، کترنا (یعنی ایک مٹھی سے کم کرنا جیسے مغرب پرست اور مَردوں میں سے ہیجڑے قسم کے لوگوں کی عادت ہے) کسی کے یہاں مباح (اور جائز) نہیں۔ (جواہر الفقہ ۲/۲۲۳)

ڈاڑھی منڈانے اور کٹانے کی حرمت جس طرح اجماع سے ثابت ہے، درجِ ذیل احادیث سے بھی ثابت ہے : **حدیث (۱) : عن ابن عمر** رضی اللہ عنہ **، عن النبی** ﷺ **قال**

: خالفوا المشرکین وفروا اللحی و احفوا الشوارب (البخاری ۲/۸۷۵)، آپ ﷺ نے فرمایا :''مشرکین کی مخالفت کرواور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو صاف کرو''۔ حدیث (۲) : عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ : انھکوا الشوارب و اعفوا اللحی (البخاری ۲/۸۷۵)،آپ ﷺ نے فرمایا:''مونچھوں کو خوب کتراؤ اور ڈاڑھیوں کو خوب بڑھاؤ'' ...... ان دو حدیثوں سے دو باتیں ثابت ہوئیں:

(۱) ڈاڑھی کٹانا ، منڈانا اور مونچھیں بڑھانا مشرکین کا طریقہ اور عادت ہے، جس سے آپ ﷺ نے'' خالفوا المشرکین '' کے الفاظ سے اپنی امت کو حکم دیا کہ تم پر ان مشرکوں کی مخالفت کرنا لازم ہے۔اور مخالفت تب ہوگی جب ہم ان کے خلاف ڈاڑھیوں کو بڑھادیں اور مونچھوں کو کٹادیں۔

(۲) ان روایات میں" اعفوا اللحی " اور " وفروا اللحی " دونوں امر کے صیغے ہیں ، اور قاعدہ یہ ہے کہ جب تک قرینہ صارفہ نہ ہو، امر وجوب اور لزوم کے لئے ہوتا ہے۔ چونکہ یہاں کوئی قرینہ صارفہ نہیں لہذا یہاں یہ امر وجوب اور لزوم کے لئے ہونگے اور مطلب یہ ہوگا کہ ڈاڑھیوں کا بڑھانا اور لمبا کرنا امت کے ذمے واجب اور لازم ہے اور اس کے خلاف کرنا ناجائز اور حرام ہے۔

اشکال (۱) : ڈاڑھی بڑھانا تو انسان کے اختیار میں نہیں کتنے لوگ ایسے ہیں جن کی ڈاڑھیاں زیادہ بڑھتی ہی نہیں اور بعض کی تو نکلتی ہی نہیں ، جب کہ انسان امور اختیاریہ کا مکلّف ہے۔تو یہ غیراختیاری حکم کیوں دیا گیا؟ جواب: یہاں "ڈاڑھی بڑھانے" اور "زیادہ کرنے" کے حکم سے مقصود یہ ہے کہ "ڈاڑھیوں کو کاٹو مت" اور یہ اختیاری امر ہے۔لہٰذا ان

احادیث صحیحہ سے صراحۃً ڈاڑھی کاٹنے کی ممانعت ثابت ہوئی۔

اشکال (۲): جب ڈاڑھی کاٹنا ممنوع ہے تو ایک مٹھی سے زائد کا کاٹنا کیوں جائز بلکہ افضل ہے؟ **جواب**: حضرت عمر، ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے ایک مٹھی سے زائد کاٹنا ثابت ہے، اور ان کا یہ عمل حدیث مرفوع کے حکم میں ہے، اس وجہ سے ایک مٹھی سے زائد کاٹنے کو مستثنیٰ کر کے جائز قرار دیا ہے۔ **وکان ابن عمر** رضی اللہ عنہ **اذا حج او اعتمر قبض علی لحیته فما فضل أخذه** (البخاری ۸۷۵/۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں پکڑ کر زائد بالوں کو کاٹ دیتے۔ **وروی مثل ذلک عن أبی هريرة و فعل عمر برجل. و عن الحسن البصری ، أنه يؤخذ من طولها وعرضها ما لم يفحش و حملوا النهی**

على منع ما كانت الأعاجم تفعله من قصها و تخفيفها

(حاشية البخاري ٢/٨٧٥ ، فتح الباری بتغیر ١٠/٤٢٩)

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حضرۃ ابن عمر رضی اللہ عنہ جیسا عمل مروی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے ساتھ یہی عمل کیا تھا اور جلیل القدر تابعی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی یہی منقول ہے کہ زیادہ بڑی ڈاڑھی، جس سے وحشت محسوس ہو، کو طول وعرض میں کاٹا جائے گا (گویا) ان حضرات نے کاٹنے سے منع کے حکم کا مصداق عجمیوں کا معمول ٹھہرایا ہے اور ان کا معمول یہ تھا کہ وہ بہت زیادہ (یعنی مٹھی سے کم تک) کاٹتے تھے''

اشکال (٣): یہ جو کہا جاتا ہے کہ ''مشرکین ڈاڑھیاں کٹاتے اور مونچھیں بڑھاتے تھے اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں مشرکین کی مخالفت کا حکم دیا ہے'' کا ثبوت کسی کتاب کے

حوالے سے دیا جاسکتا ہے؟ جواب: جی ہاں، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل فرمایا ہے:
''کسریٰ (جو مجوسیوں یعنی آگ پرستوں اور مشرکوں کا بادشاہ تھا) کی جانب سے آپ ﷺ کی خدمت میں دو قاصد آئے، ان دونوں کی ڈاڑھیاں کٹی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں: **فکره النظر اليهما و قال: ويلكما من أمركما بهذا؟ قال: أمرنا ربنا يعنيان كسرى، فقال: رسول الله ﷺ و لكن ربي أمرني باعفاء لحيتي و قص شاربي،** ''پس آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف نظر کرنا بھی پسند نہ کیا اور فرمایا: تمہاری ہلاکت ہو، تمہیں یہ شکل بگاڑنے کا کس نے حکم دیا؟ وہ بولے: کہ یہ ہمارے رب یعنی شاہِ ایران کا حکم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیکن میرے رب نے تو مجھے ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم فرمایا ہے۔

(البداية والنهاية ۲/۶۶۳، المكتبة الحقانية)

قال الملا علی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: **و قص اللحية من صنع الأعاجم و هو اليوم شعار كثير من المشركين كالأفرنج و الهنود ، و من لا خلاق له فی الدين من الطائفة القلندرية (مرقاة ۲/ ۱ ۹)** ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اور ڈاڑھی کاٹنا عجمیوں کا طریقہ ہے، اور وہ آج کل بہت سے مشرکوں کا شعار بن چکا ہے جیسے انگریزوں اور ہندوؤں کا ، اور قلندری ٹولے کا جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں۔

﴿۲﴾ نچلے جبڑے کے سارے بال اور ریش بچہ ڈاڑھی کا حصہ ہیں، اس لئے ان کا کٹانا حرام ہے۔ البتہ اوپر کے جبڑے یعنی رخسار کے بال ڈاڑھی میں داخل نہیں لہٰذا انہیں صاف کرنا جائز ہے۔ لیکن اس میں بعض لوگ جو اتنا مبالغہ کر لیتے ہیں کہ نچلے جبڑے کے کچھ بال

اور ریش بچہ کے دائیں بائیں کے بال بھی کاٹ لیتے ہیں یہ ناجائز اور حرام ہے...... حلق کے بال صاف کرنا خلافِ اولیٰ ہے۔

قال الشیخ الامام بدرالدین العینی رحمہ اللّٰہ تعالی : و اللحی بکسر اللام و ضمھا ، بالقصر و المد جمع لحیۃ بالکسر فقط و ھی اسم لما نبت علی الخدین و الذقن ، قالہ بعضھم علی الخدین لیس بشیء ، و لو قال علی العارضین لکان صوابا ً (عمدۃ القاری ۱/۱۹)

قال فی الھندیۃ : و نتف الفنیکین بدعۃ و ھما جانبا العنفقۃ و ھی شعر الشفۃ السفلی (الھندیۃ ۵/۳۵۸)

قال العلامۃ ابن عابدین رحمہ اللّٰہ تعالیٰ : (تنبیہ) و نتف الفنیکین بدعۃ و

هما جانبا العنفقة و هی شعر الشفة السفلی (الشامیة ٦ /٤٠٧)

قال العلامة ابن عابدین رحمه اللّٰه تعالی : و لا یحلق شعر حلقه و عن أبی یوسف رحمه اللّٰه تعالی لا بأس بذلک (الشامیة ۳/۳۷۹)

قال الامام الفقیه الشیخ محمد انور شاه الکشمیری رحمه اللّٰه تعالیٰ : فان قطع الأشعار التی علی وسط الشفة السفلی ، أی العنفقة ، بدعة و یقال لها ریش بچه (فیض الباری ۴/۳۸۰)

﴿۳﴾ مونچھیں: سب سے بہتر یہ ہے کہ قینچی سے خوب باریک کردی جائیں۔اگر مونچھیں رکھنی ہیں تو بھی اوپر کے ہونٹ کا کنارہ صاف رکھنا واجب ہے،مونچھوں کواتنا بڑھانا کہ یہ کنارہ چھپ جائے حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

آپ ﷺ کاارشاد ہے: من لم يأخذ من شاربه فليس منا (رواه أحمد و الترمذى و النسائى ، المشكوة : ۸۱)، و قال الترمذى : هذا حديث صحيح (أوجز المسالک ۶ / ۲۳۰)، جس نے مونچھ نہ کاٹی وہ ہم میں سے نہیں۔

اورآپ ﷺ کاارشاد ہے : من طول شاربه عوقب بأربعة اشياء ، لا يجد شفاعتى و لا يشرب من حوضى و يعذب فى قبره و يبعث اللّٰه اليه المنكر و النكير فى غضب (أوجز المسالک ۶ / ۲۳۰)،جس نے اپنی مونچھ بڑھائی،اس کوچار قسم کی سزادی جائے گی:

(۱) میری شفاعت سے محروم ہوگا۔

(۲) اور میرے حوض کا پانی پینا نصیب نہ ہوگا۔

(٣) اور قبر کے عذاب میں مبتلا ہوگا۔

(٤) اور اللہ تعالی منکر، نکیر کو اس کے پاس غصے اور غضب کی حالت میں بھیجے گا۔

قال المحدث الشيخ أحمد على السهارنفورى رحمه اللّٰه تعالى : و فى اللمعات و ذهب بعضهم بظاهر قوله احفوا الشوارب الى استئصاله و حلقه و هو قول الكوفيين و أهل الظواهر و كثير من السلف و خالفهم اٰخرون و أول الاحفاء بالأخذ حتى تبدو و هو المختار ...... و قد اشتهر عن أبى حنيفة رحمه اللّٰه تعالى أنه ينبغى أن يأخذ من شاربه حتى يصير مثل الحاجب (حاشية البخارى ٢/٨٧٤)

.... و اللّٰه سبحانه و تعالى أعلم

☆......☆☆......☆

﴿ڈاڑھی کی فریاد﴾

ہر روز بس اِک قتل نیا میرے لیے ہے
کس جرم کی آخر یہ سزا میرے لیے ہے
گو رہتی تھی عزت سے میں چہرے پہ نبی کے
امت کا مگر جور و جفا میرے لیے ہے
آلام و مصائب سے گذرتی ہوں میں کیا کیا
کیا کیا اے خدا کرب و بلا میرے لیے ہے
عملاً نہیں کرتے ہیں مجھے چہرے پہ برداشت

گو لب پہ بہت مدح و ثنا میرے لیے ہے
دنیا میں ہر اِک چیز کو ہے زندگی کا حق
افسوس فقط ایک فنا میرے لیے ہے
ہر شیو سے ہستی میری مٹ جاتی ہے یکسر
ہر روز بس اِک قتل نیا میرے لیے ہے

از

شیخ الحدیث حضرۃ مولانا **منصور ناصر** صاحب زید مجدہم

خلیفہ مجاز: عارف باللہ حضرۃ مولانا شاہ **حکیم محمد اختر** صاحب زید مجدہم